السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وفات سے چار دن پہلے نبی کریم پر بیماری کی شدت کی وجہ سے بحرانی کیفیت طاری ہوگئی تھی جس کے زیر اثر انھوں نے فرمایا کہ کاغذ قلم لاؤ میں میں ایسا لکھ دوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَھْجَرَ (اعراب اسی فرقے کے بانی ڈاکٹر مسعودالدین عثمانی نے لگائے ہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ لفظ صحیح اَہجَرَ فعل ماضی ہے صورت سوال یںا عراب لگایا ہوا لفظ غلط ہے۔

کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ لفظ ہَجَرَ یا یَہجُرُ حضرت عمر فاروق کا قول ہو اور جن لوگوں نے اس کی نسبت ان کی طرف کی ہے وہ غلط ہے۔

بفرض محال اس کو ہم مان بھی لیں تو ہَجَرَ بمعنی ہذیان نہیں بلکہ بمعنی جدائی ہے۔ جو خاص محبت کا کلمہ ہے نہ کہ گستاخی کا، اور بالفرض ھَجر معنی ہذیان ہو تو ہمزہ استفہام کے ساتھ ہے اور یہ استفہام انکاری ہے، ترجمہ یہ ہے کہ نبی کو اختلاط تو نہیں ہوتا، دریافت کرو کیا فرماتے ہیں کیوں کہ نبی معصوم کا ارشاد بے مطلب نہ ہوگا۔

ممکن ہے کہ یہ قول اس جماعت کا ہو جو تحریر لکھوانے کی موید تھی اکثر روایات یںہمزہ استفہام موجود ہے جن میں نہیں وہاں محذوف مانا جائے گا۔ ملاحظہ ہو، فتح الباری۔

امام نووی ''شرح مسلم'' میں فرماتے ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ ہمزہ استفہام سب روایتوں میں ہے۔ اور جس روایت میں ہمزہ نہیں وہ ناقل کی غلطی ہے بغیر تحقیق کے اس نے ایسا کہہ دیا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:520

محدث فتویٰ